ایمان کی پرکھ

ایمان کی

پرکھ

īmān kī parakh

An Examination of Faith

by W. Miller

(Urdu—Persian script)

© 2019 MIK

published and printed by

Good Word, New Delhi

for enquiries or to request more copies:

askandanswer786@gmail.com

بھروسے کے بغیر زندگی ناممکن

اگر کوئی کسی دُور دراز شہر میں اپنے دوست کو کوئی اہم پیغام بھیجنا چاہے تو وہ کیا کرے گا ؟ وہ خط لکھے گا اور اُسے لیٹر بکس میں ڈال دے گا۔ وہ اپنا پیغام لیٹر بکس میں کیوں ڈالتا ہے؟ اِس لئے کہ اُسے بھروسا ہے کہ محکمۂ ڈاک اُس کا خط دوست تک پہنچا دے گا اور جواب بھی لائے گا۔

ایک تاجر اپنا روپیہ بیگ میں ڈال کر بینک جاتا ہے۔ وہاں وہ اپنا روپیہ خزانچی کے سپرد کر کے رسید حاصل کر لیتا اور کسی فکر کے بغیر خالی ہاتھ اپنے گھر چلا جاتا ہے۔ کیوں؟ اِس لئے کہ اُس کا بینک کے عملے پر بھروسا ہے۔

ایک مسافر کسی دوسرے شہر جانے کے لئے بس کے اڈے پر جاتا اور ٹکٹ خرید کر بس میں بیٹھ جاتا ہے۔ پھر وہ دورانِ سفر اپنے مسافر ساتھی سے

باتیں کرنے لگتا یا آنکھیں بند کر کے بے فکر سو جاتا ہے۔ کیوں؟ اِس لئے کہ اُسے بھروسا ہے کہ ڈرائیور اُسے صحیح سلامت منزل تک پہنچا دے گا۔

ایک کسان اپنے کھیت میں ہل چلاتا اور پھر بیج بکھیر کر اُسے مٹی سے ڈھانپنے کے لئے سہاگا پھیرتا ہے۔ بظاہر تو ایسا نظر آتا ہے کہ اُس نے اُس قیمتی غلے کو جسے وہ اپنی خوراک کے طور پر استعمال کرسکتا تھا ضائع کر دیا ہے۔ وہ ایسا کیوں کرتا ہے؟ اِس لئے کہ اُسے اپنے بیج اور زمین پر بھروسا ہے کہ ایک دن وہ اِس بیج سے ایک بڑی فصل کاٹے گا۔

اگر آپ اپنی زندگی پر غور کریں تو دیکھیں گے کہ جو کچھ آپ کرتے ہیں بھروسے ہی سے کرتے ہیں۔

جس پر بھروسا ہو وہ قابلِ اعتماد ہو

اعتماد کے بغیر زندگی گزارنا ناممکن ہے۔ اِس لئے جس شخص یا شے پر آپ کا بھروسا ہے اُس کا قابلِ اعتماد ہونا لازم ہے۔ لیٹر بکس جس میں خط ڈالا گیا، ضروری ہے کہ وہ محکمۂ ڈاک کی ملکیت ہو اور اُس کو تالا بھی لگا ہوا ہو، ورنہ خط کے گُم ہونے کا خطرہ ہے۔ لازم ہے کہ بینک کا عملہ دیانت دار اور قابلِ اعتماد ہو ورنہ خدشہ ہے کہ تاجر کا پیسہ مارا جائے۔ بس کے ڈرائیور کے لئے

بھی ضروری ہے کہ وہ تجربہ کار ہو اور اُس کے ہوش و حواس قائم ہوں ورنہ سواریوں کے لئے خطرہ ہے۔ اِسی طرح بیج اور زمین کا بھی اچھا ہونا لازمی ہے۔ اگر وہ صحت مند اور اچھے نہیں تو خواہ کسان کا اعتماد کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو وہ اچھی فصل حاصل نہیں کرسکتا۔ بعض اوقات لوگ اِس لئے اپنے سب کچھ یہاں تک کہ زندگی سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں کہ جس پر اُن کا بھروسا تھا وہ قابلِ اعتماد نہ نکلا۔

خدا قابلِ اعتماد ہو

خدا پر بھروسا کا دوسرا لفظ ایمان ہے۔ انجیل منورہ فرماتی ہے،

> ایمان کیا ہے؟ یہ کہ ہم اُس میں قائم رہیں جس پر ہم اُمید رکھتے ہیں اور کہ ہم اُس کا یقین رکھیں جو ہم نہیں دیکھ سکتے۔
>
> (عبرانیوں 11:1)

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اہم بات یہ نہیں کہ ہم کس پر ایمان رکھیں بلکہ یہ کہ ہمارا کسی نہ کسی پر ایمان یا اعتماد ضرور ہو۔ یہ تو گویا ایسے ہی ہے جیسے کوئی کہے کہ کوئی فرق نہیں پڑتا خواہ مَیں کسی ناتجربہ کار ڈرائیور کے ساتھ سفر کروں یا کسی

تجربہ کار ڈرائیور کے ساتھ۔ اچھے ڈرائیور پر بھروسا مسافر کو خدا کی مدد سے صحیح سلامت منزل پر پہنچا دے گا جبکہ ناتجربہ کار ڈرائیور پر اعتماد تباہی کا باعث بن سکتا ہے۔ چنانچہ جب کوئی یہ کہتا ہے کہ "مَیں مذہبی آدمی ہوں اور میرے پاس ایمان ہے" تو سوال یہ ہے کہ وہ کس پر ایمان رکھتا ہے۔ اگر وہ جواب دے کہ "مَیں خدا پر ایمان رکھتا ہوں" تو سوال یہ ہے کہ وہ کس قسم کے خدا پر ایمان رکھتا ہے۔ کیا وہ قابلِ اعتبار ہے؟

اگرچہ اکثر مذاہب ایک اعلیٰ قوت پر ایمان رکھتے ہیں تو بھی اُن کا تصورِ خدا ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ بعض خیال کرتے ہیں کہ خدا ایک ہی ہے جب کہ دیگر متعدد دیوتاؤں پر ایمان رکھتے ہیں۔ بعض اپنے ہاتھ کی بنائی ہوئی مورتوں کی پرستش کرتے اور اُنہیں دیوتا کہتے ہیں جبکہ دوسرے اَن دیکھے خدا کی پرستش کرتے ہیں جس نے سب چیزیں پیدا کی ہیں۔ بعض ایسے خدا پر ایمان رکھتے ہیں جو نیک ہے اور بدی نہیں کرسکتا، جبکہ دیگر یہ خیال کرتے ہیں کہ اُن کے دیوتا گنہگار انسانوں کی مانند ظالم ،جھوٹے اور بداخلاق ہیں۔ بعض ایمان رکھتے ہیں کہ اُن کا خدا نزدیک ہے اور انسانوں کی دعائیں سنتا ہے،

لیکن دوسرے یہ خیال کرتے ہیں کہ خدا اِتنا دُور ہے کہ وہ زمین پر انسانوں کی مُطلق پروا نہیں کرتا۔

چنانچہ ہمارے لئے یہ کافی نہیں کہ ہم کسی بھی خدا پر ایمان رکھیں۔ سچا ایمان صرف وہی ہے جو سچے خدا پر ہے، اُس خدا پر جو قابلِ اعتماد ہے۔

انبیا سے قابلِ اعتماد خدا کا انکشاف

لیکن قابلِ اعتماد خدا کون ہے؟ گنہگار انسان اُسے اپنی عقل یا اپنی دعاؤں، ریاضت اور خیرات کے ذریعے کبھی نہیں پا سکا۔ چونکہ انسان خدا کو تلاش کرنے میں ناکام رہا ہے اِس لئے اُس سچے خدا نے خود اپنے آپ کو اُس پر ظاہر کیا۔ قدیم زمانے میں اللہ نے اُن لوگوں سے کلام کیا جو انبیا کہلاتے ہیں۔ یوں اُس نے حضرت نوح، حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ وغیرہ کو بتایا کہ وہ کون ہے اور کیا چاہتا ہے کہ انسان بنے اور کرے۔ اِن انبیا نے خدا کا پیغام عوام تک پہنچایا۔ اکثر مرتبہ اُنہوں نے اللہ کے اِس کلام کو لکھ بھی لیا تاکہ بعد کی نسلیں پڑھ کر اِس سے مستفید ہوں۔ پھر آخر میں اُس نے اپنے آپ کو حضور المسیح میں ظاہر کیا جو حق تعالیٰ کے زندہ کلام ہیں۔

قدیم انبیا کی تمام کتب اور وہ کتب بھی جو حضور المسیح کے شاگردوں نے آپ کے متعلق تحریر کیں، اُن کا دنیا کی تمام بڑی زبانوں میں ترجمہ کیا جا چکا ہے۔ چنانچہ اگر کوئی خدائے برحق کو جاننا چاہے تو وہ اِن متبرک کتابوں کو پڑھے۔ یہ 66 کتابیں ایک جِلد میں جمع کر دی گئی ہیں جو کتابِ مقدّس کہلاتی ہے۔ اِس میں یہ حصے شامل ہیں،

- توریت
- صحائفِ انبیا
- تواریخ کے صحائف
- انجیل شریف
- صحائفِ حکمت و زبور

ایمان علم سے کہیں زیادہ ہے

فرض کریں کہ کسی کو کتابِ مقدس کے مطالعے سے معلوم ہو کہ اللہ ایک ہے، اللہ قادرِ مطلق ہے، اللہ پاک ہے، اللہ محبت ہے، اللہ عادل ہے اور اللہ چاہتا ہے کہ انسان اُس سے محبت رکھ کر اُس کی فرماں برداری کریں اور ایک دوسرے سے بھی محبت رکھیں۔ کیا اللہ کے متعلق یہ علم ایمان ہے؟ ہرگز نہیں!

لازم نہیں کہ جو اللہ کے متعلق علم رکھے وہ ایمان بھی رکھے۔ انجیل شریف میں ارشاد ہے کہ

> شیاطین بھی یہ ایمان رکھتے ہیں، گو وہ یہ جان کر خوف کے مارے تھرتھراتے ہیں۔ (یعقوب 2:19)

وہ جانتے ہیں کہ خدا ہے، لیکن اِس کے باوجود بھی وہ اللہ کے خلاف ہی ہیں۔ بے شک یہ درست ہے کہ حقیقی ایمان کی بنیاد حق تعالیٰ کے بارے میں صحیح علم ہے۔ لیکن ایمان اِس علم سے کہیں زیادہ ہے۔

ایمان سچے خدا پر بھروسا ہے

پھر ایمان کیا ہے؟ ایمان اُس سچے خدا پر بھروسا ہے جس نے اپنے آپ کو پاک انبیا اور حضور المسیح کے وسیلے سے ظاہر کیا ہے۔ جو کوئی اُس پر ایمان رکھے وہ یہ ایمان اللہ کے احکام کی پیروی کرنے سے ظاہر کرے گا۔

حضرت ابراہیم کا پختہ ایمان

حضرت ابراہیم کو ایمانداروں کا باپ کہا جاتا ہے۔[a] اُن ہی نے ہمارے لئے حقیقی ایمان کا نمونہ قائم کیا ہے۔ بت پرستی ترک کرکے وہ سچے اور واحد خدا پر ایمان اور بھروسا رکھنے لگے۔ اب سے وہ ہر ایک بات میں باری تعالیٰ کی فرماں برداری کرنا چاہتے تھے۔ خدائے برحق پر اُن کا ایمان اِتنا مضبوط تھا کہ جب اُس نے اُنہیں بیٹے کو قربان کرنے کو کہا تو وہ فوراً تیار ہو گئے۔ کیونکہ اُنہیں یقین تھا کہ بیٹے کے قربان ہونے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ اُسے پھر زندہ کر دے گا۔[b] لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو آزمانے کے بعد بیٹے کو ذبح کرنے سے روک دیا اور اُس کی جگہ قربانی کے لئے ایک مینڈھا مہیا کیا۔ حضرت ابراہیم عمر بھر اللہ پر پورا توکّل کرتے رہے۔ اِسی لئے اُنہیں خلیل اللہ[c] یعنی اللہ کے دوست کہا جاتا ہے۔

---

[a] انجیل منورہ، رومیوں 11:4

[b] توریت شریف، پیدائش 22:1-18؛ انجیل جلیل، عبرانیوں 11:8-12، 18-19؛ رومیوں 4:16-25

[c] انجیل جلیل، یعقوب 2:23

حضور المسیح پر ایمان

جب حضرت عیسیٰ نے اسرائیل کو باری تعالیٰ کا پیغام سنایا تو آپ کے پہلے الفاظ یہ تھے کہ

> اللہ کی بادشاہی قریب آگئی ہے۔ توبہ کرو اور اللہ کی خوش خبری پر ایمان لاؤ۔ (انجیل جلیل، مرقس 15:1)

چونکہ اللہ کی حکومت آنے والی ہے اِس لئے اپنے آپ کو تیار رکھو۔ حضور المسیح کو اللہ کا بھیجا ہوا قبول کر کے توبہ کرو۔

حضور ہر وقت ایسے لوگوں کی تلاش میں رہتے تھے جو آپ پر ایمان لائیں۔ جب آپ کو ایسے لوگ مل جاتے تو آپ کا دل خوشی سے سرشار ہو جاتا۔

ایمان حضور کے قدموں میں لاتا ہے

ایک دن حضور المسیح ایک بہت بڑے ہجوم سے گھیرے ہوئے چل رہے تھے کہ ایک عورت بھی ساتھ ہو لی۔ یہ عورت بارہ سال سے ایک لاعلاج بیماری میں مبتلا تھی۔ اپنے دل میں اُس نے کہا،

> اگر مَیں صرف اُس کے لباس کو ہی چھو لوں تو مَیں شفا پا لوں گی۔ (انجیل منورہ، مرقس 28:5)

اُس کا حضور پر ایمان بڑا پختہ تھا، اور اُس نے پیچھے سے آ کر آپ کے لباسِ مبارکہ کا کنارا چھو لیا۔ چھوتے ہی اُسے شفا مل گئی۔ لیکن حضور المسیح کو فوراً ہی پتہ چلا، اور آپ نے اُس سے مخاطب ہو کر بڑی نرمی سے فرمایا،

> بیٹی، تیرے ایمان نے تجھے بچا لیا ہے۔ سلامتی سے جا اور اپنی اذیت ناک حالت سے بچی رہ۔ (انجیل منورہ، مرقس 5:25-34)

اُس عورت کو علم تھا کہ حضور المسیح بیماروں کو شفا دے سکتے ہیں۔ اُسے کامل ایمان تھا کہ آپ مجھے بھی اِس موذی مرض سے مخلصی دلا دیں گے۔ لیکن یاد رہے، شفا پانے کے لئے اُس کا یہ اعتماد اور علم کافی نہیں تھا۔ لازم تھا کہ وہ حضور کے پاس آ کر آپ کو چھوئے، کہ وہ آپ کے قدموں میں آ کر آپ کا تجربہ کرے۔

ایمان حضور کے اختیار پر یقین ہے

ایک اَور موقعے پر ایک رومی افسر نے حضور کے پاس آ کر اپنے خادم کے لئے جو سخت بیمار تھا شفا کی درخواست کی۔ آپ نے اُس کی درخواست قبول فرمائی اور اُس کے گھر جانے کے لئے تیار ہوئے۔ لیکن اُس افسر نے جواب دیا،

> نہیں خداوند، مَیں اِس لائق نہیں کہ آپ میرے گھر جائیں۔ بس یہیں سے حکم کریں تو میرا غلام شفا پا جائے گا۔ (متی 8:8)

حضور المسیح یہ دیکھ کر کہ ایک غیر یہودی افسر آپ پر اِس قدر پختہ ایمان رکھتا ہے نہایت حیران ہوئے۔ آپ نے فرمایا۔

> جا، تیرے ساتھ ویسا ہی ہو جیسا تیرا ایمان ہے۔ (متی 13:8)

جب افسر اپنے گھر پہنچا تو دیکھا کہ اُس کا خادم بالکل صحت یاب ہو چکا ہے۔[a] اُس کا حضور کے اختیار پر پورا ایمان تھا، اور اِسی بنا پر نوکر کو صحت ملی۔

[a] انجیل جلیل، متی 8:5-13

انجیل منورہ میں ایسے متعدد بیماروں کا ذکر ہے جو پختہ ایمان رکھ کر آپ کے پاس آئے۔ آپ نے اُن میں سے کسی ایک کو بھی شفا دینے سے گریز نہ کیا۔ آپ کا فرمان ہے،

> جو بھی میرے پاس آئے گا اُسے مَیں ہرگز نکال نہ دوں گا۔
>
> (انجیل جلیل، یوحنا 37:6)

ایمان پہاڑوں کو کھسکا سکتا ہے

حضور نے متعدد بار فرمایا کہ حقیقی ایمان کس قدر موثر ہے۔ ایک مرتبہ ایک باپ اپنے بیمار بیٹے کو آپ کے شاگردوں کے پاس لایا۔ شاگردوں نے اُس میں سے بدروح نکالنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہے۔ جب حضور المسیح تشریف لائے تو آپ کے حکم پر وہ فوراً نکل گئی۔ لڑکا صحت یاب ہو گیا۔

یہ دیکھ کر شاگردوں نے آپ سے پوچھا کہ ہم اُسے نکالنے میں کیوں ناکام رہے؟ حضور المسیح نے فرمایا،

> اپنے ایمان کی کمی کے سبب سے۔ مَیں تمہیں سچ بتاتا ہوں، اگر تمہارا ایمان رائی کے دانے کے برابر بھی ہو تو پھر تم اِس پہاڑ کو کہہ سکو گے، 'اِدھر سے اُدھر کھسک جا،' تو وہ کھسک جائے گا۔ اور تمہارے لئے کچھ بھی ناممکن نہیں ہو گا۔
>
> (انجیل منورہ، متی 17:20)

ایمان طوفان میں ہمیں مضبوط رکھتا ہے

ایک مرتبہ حضور المسیح شاگردوں سمیت گلیل کی جھیل میں ایک چھوٹی کشتی میں سوار تھے کہ اچانک جھیل پر سخت آندھی چلنے لگی۔ کشتی لہروں میں ڈوبنے لگی۔ اُس وقت حضور المسیح کشتی میں سو رہے تھے۔ شاگردوں نے دہشت زدہ ہو کر آپ کو جگایا اور کہا

> خداوند، ہمیں بچا، ہم تباہ ہو رہے ہیں! (متی 8:25)

کھڑے ہو کر آپ نے فرمایا،

> اے کم اعتقادو! گھبراتے کیوں ہو؟ (متی 26:8)

آپ نے ہَوا اور پانی کو ڈانٹا تو لہریں بالکل ساکت ہوگئیں۔ شاگرد یہ دیکھ کر بہت حیران ہو کر کہنے لگے،

> یہ کس قسم کا شخص ہے؟ ہَوا اور جھیل بھی اُس کا حکم مانتی ہیں۔
>
> (متی 27:8)

صعود کے بعد بھی حضور حاضر ہیں

جب تک حضور المسیح اِس دنیا میں رہے، لوگ آپ کے پاس آ سکتے، آپ کو دیکھ سکتے اور آپ کی آواز سن سکتے تھے۔ وہ ایمان رکھ سکتے تھے کہ آپ اُنہیں شفا دیں گے۔ پھر آپ کو صلیب دی گئی۔ وہ دفن ہوئے اور تیسرے دن جی اُٹھے۔ چالیس دن کے بعد وہ آسمان پر صعود فرما گئے۔ اب ہم آپ کو اپنی جسمانی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے اور نہ ہی اپنے ہاتھوں سے چھو سکتے ہیں۔ کیا اِس سے آپ پر ایمان بے فائدہ ہو گیا ہے؟ ہرگز نہیں!

حضور المسیح آج بھی زندہ ہیں اور ہمیشہ ہمارے ساتھ رہیں گے۔ اگرچہ ہم آپ کو نہیں دیکھتے تو بھی آپ ہمارے نزدیک ہیں اور ہماری دعائیں سنتے ہیں۔

روح القدس کے ذریعے آپ آج بھی اپنے پر ایمان لانے والوں کی مدد کرتے ہیں۔

ایمان المسیح کی بخشش کو قبول کرنا ہے

حضور المسیح کے صعودِ آسمانی کے بعد شاگردوں پر روح القدس نازل ہوا۔ اُس سے معمور ہو کر شاگردوں نے یہودی قوم کو بتایا کہ حضرت عیسیٰ وہی مسیح ہیں جن کی آمد کے بارے میں قدیم انبیا پیش گوئیاں کرتے آئے تھے۔

اُنہوں نے صلیب کا مقصد بھی بتایا: انسان اپنے گناہوں کے باعث جنّت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اِس لئے المسیح نے صلیب پر ایک بار سدا کے لئے وہ سزا اُٹھائی جو انسان کو اُٹھانی تھی۔ شاگردوں نے فرمایا کہ حضور المسیح مُردوں میں سے جی اُٹھے ہیں، بلکہ ہم نے آپ کو زندہ ہی دیکھا ہے۔ یوں جنت کا راستہ کھل گیا ہے۔ اب اُن پر ایمان لاؤ جو ہماری خاطر موئے اور جی بھی اُٹھے ہیں۔

جب لوگوں نے اِس پیغام کو سنا تو فوراً ہی تین ہزار اپنے گناہوں سے توبہ کر کے حضور المسیح پر ایمان لے آئے۔[a] المسیح کے بارے میں جاننا کافی نہیں بلکہ

[a] انجیل منورہ، اعمال 2:4-41

آپ پر ایمان لانا ضروری ہے۔ لازم ہے کہ جس طرح مریض اپنے آپ کو قابلِ اعتبار ڈاکٹر کے سپرد کر دیتا ہے اُسی طرح گنہگار انسان اپنے آپ کو حضور المسیح کے سپرد کر دے۔ جونہی وہ ایمان کے ساتھ ایسا کرے گا حضور المسیح اُسے قبول کریں گے اور گناہ معاف کر کے اُسے بچا لیں گے۔

نجات کے اِس حیرت انگیز پیغام کو انجیل جلیل میں یوں بیان کیا گیا ہے،

> اللہ نے دنیا سے اِتنی محبت رکھی کہ اُس نے اپنے اکلوتے فرزند کو بخش دیا، تاکہ جو بھی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ابدی زندگی پائے۔ (یوحنا 16:3)

انجیل جلیل میں ہم یوں بھی پڑھتے ہیں،

> اگر تُو اپنے منہ سے اقرار کرے کہ عیسیٰ خداوند ہے اور دل سے ایمان لائے کہ اللہ نے اُسے مُردوں میں سے زندہ کر دیا تو تجھے نجات ملے گی۔ (رومیوں 10-9:10)

مقبول ٹھہرنے اور نجات پانے کی واحد شرط حضور المسیح پر ایمان لانا ہے۔ نہ تو ہم نیک اعمال اور نہ کوئی اَور قیمت ادا کرنے سے جنت میں داخل ہو سکتے

ہیں بلکہ صرف اورصرف المسیح پر ایمان لانے سے۔ کیونکہ سزا کا تقاضا پورا کیا جا چکا ہے اور باقی بھی صرف حضور المسیح ہی پورا کریں گے۔

انسان کا فرض صرف یہ ہے کہ وہ نجات کی اُس بخشش کو جو اللہ نے حضور المسیح میں پیش کی ہے بڑی عاجزی اورشکرگزاری سے قبول کرلے۔

صرف المسیح پر ایمان نجات دلاتا ہے

ایک مرتبہ جب حضور المسیح کے پیروکار پولس رسول اورسیلاس ایک یونانی شہر فِلپّی میں لوگوں کو آپ کے متعلق بتا رہے تھے تو اُنہیں پکڑ کر مارا پیٹا اور پھر قید میں ڈال دیا گیا۔ وہاں اُن کے پاؤں کاٹھ میں ڈال دیئے گئے۔ آدھی رات کے قریب وہ دعا کر رہے اور اللہ کی تمجید کے گیت گا رہے تھے کہ اچانک بڑا زلزلہ آیا اور قیدخانے کی پوری عمارت بنیادوں تک ہل گئی۔ فوراً تمام دروازے اور تمام قیدیوں کی زنجیریں کھل گئیں۔ داروغہ جاگ اُٹھا۔ جب اُس نے دیکھا کہ جیل کے دروازے کھلے ہیں تو وہ اپنی تلوار نکال کرخودکُشی کرنے لگا، کیونکہ ایسا لگ رہا تھا کہ قیدی فرار ہو گئے ہیں۔ لیکن پولس رسول چلّا اُٹھے، ”مت کریں! اپنے آپ کو نقصان نہ پہنچائیں۔ ہم سب یہیں ہیں۔“

تب داروغہ پولس رسول اور حضرت سیلاس کے سامنے منہ کے بل گرا اور کہا ”صاحبو، مجھے نجات پانے کے لئے کیا کرنا ہے؟“

اُنہوں نے جواب دیا، ”خداوند عیسیٰ پر ایمان لائیں تو آپ اور آپ کے گھرانے کو نجات ملے گی۔“

اُس نے فوراً اُن کے فرمان پر عمل کرکے اپنے گھرانے سمیت نجات پائی۔[a]

صرف اور صرف حضور المسیح پر ایمان نجات دلا سکتا ہے۔

ایمان تبدیلیاں لاتا ہے

جب کوئی حضور المسیح پر ایمان لاتا ہے اور اللہ اُسے قبول کرکے معاف کر دیتا ہے تو پھر وہ ایمان کی زندگی گزارنے لگتا ہے۔ اِس ایمان کا پہلا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اُس کے دل میں پاکیزگی آجاتی ہے اور اُس کی زندگی میں نیک کاموں کے پھل لگنے لگتے ہیں۔

[a]انجیل جلیل، اعمال 16:16-34

کوئی بھی نیک اعمال یا پاکیزہ زندگی کے وسیلے سے نجات کما نہیں سکتا، کیونکہ نجات اللہ تعالیٰ کی بخشش ہے اور اِسے خریدا نہیں جا سکتا۔ تاہم ہر وہ شخص جو حقیقی طور پر حضور المسیح پر ایمان لاکر نجات پاتا ہے اُس کی زندگی بتدریج پاکیزہ ہوتی جائے گی اور وہ نیک کام کرنے لگے گا۔ مسیح پر ایمان جڑ ہے، اور اِس جڑ سے روح کے خوبصورت پھل مثلاً محبت، خوشی، اطمینان، تحمل، مہربانی اورنیکی وغیرہ نکلتے ہیں۔[a] اگر کوئی کہے کہ وہ مسیح پر ایمان رکھتا ہے لیکن اُس کی زندگی میں یہ روحانی صفات نظر نہیں آتیں تو امکانِ غالب ہے کہ وہ اب تک حضور المسیح پر سچے دل سے ایمان ہی نہیں لایا۔ کیونکہ جو ایمان نیک اعمال اورکردارِ صالحہ پیدا نہیں کرتا مُردہ ہے۔[b]

ایمان دعا کو پختہ بنا دیتا ہے

حقیقی ایمان کا ایک نتیجہ یہ بھی ہے کہ اب ہم مردِ دعا بن جاتے ہیں۔ انجیل جلیل میں مرقوم ہے،

[a] انجیل منورہ، گلتیوں 5:22-23
[b] انجیل منورہ، یعقوب 2:18

> ایمان رکھے بغیر ہم اللہ کو پسند نہیں آ سکتے۔ کیونکہ لازم ہے کہ اللہ کے حضور آنے والا ایمان رکھے کہ وہ ہے اور کہ وہ اُنہیں اجر دیتا ہے جو اُس کے طالب ہیں۔ (عبرانیوں 6:11)

حضور المسیح نے خود اپنے شاگردوں سے فرمایا،

> جو کچھ بھی تم دعا میں مانگو گے وہ تم کو مل جائے گا۔
>
> (انجیل منورہ، متی 22:21)

اللہ پر ہمارا ایمان ہم میں یہ اعتماد پیدا کر دیتا ہے کہ جب ہم دعا مانگتے ہیں تو وہ ہماری سنتا ہے اور جو کچھ مانگیں گے دے گا۔ کبھی کبھار وہ ہماری درخواستوں کا نفی میں جواب دیتا ہے۔ تو بھی ہم اُس پر بھروسا رکھ سکتے اور اِس کے لئے بھی اُس کا شکر کر سکتے ہیں۔ کیونکہ ہمیں یقین ہے کہ وہ ہمیں پیار کرتا ہے اور ہمیں وہی چیز دے گا جو ہماری بہتری کے لئے ہے۔

ایمان فکرمندی کو دُور کر دیتا ہے

جو ایمان کی زندگی گزارتا ہے وہ اپنی ضروریات کے لئے فکرمند نہیں رہتا۔ حضور نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ جس طرح تمہارا آسمانی باپ پرندوں کو

خوراک دیتا اور جنگلی پھولوں کو خوبصورت لباس پہنا تا ہے اُسی طرح وہ یقیناً تمہاری ضروریات بھی پوری کرے گا۔ اِس لئے بے دینوں کی طرح فکرمند نہ ہو جو حق تعالیٰ کو نہیں جانتے۔[a] ایمان میں ہم اپنے آسمانی باپ سے کہہ سکتے ہیں کہ "ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے،"[b] اور وہ ہماری ضرورت کے مطابق ہمیں دے گا۔

ایمان جنت کی تسلّی دلاتا ہے

بعض لوگ موت سے خوف زدہ رہتے ہیں۔ اُنہیں اِس بات کی تسلی نہیں کہ وہ موت کے بعد جنت میں داخل ہوں گے۔ لیکن مسیح پر ایمان اِس خوف کو دُور کر دیتا ہے۔ اِس لئے نہیں کہ کوئی بھی اِتنا نیک ہے کہ جنت میں داخل ہو سکے بلکہ اِس لئے کہ وہ حضور پر ایمان لایا۔ جو بھی آپ پر ایمان لا کر آپ کے قدموں میں آئے اُسے رد نہیں کیا جائے گا۔ غرض، حضور پر ایمان لانے والوں کو موت سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ جو مُردوں میں سے جی اُٹھے وہ اُن سب کو جو آپ پر ایمان رکھتے ہیں ابدی زندگی دیں گے۔

[a] متی 6:25-32
[b] متی 6:11

ایک مرتبہ آپ نے ایک باپ سے جس کی پیاری بیٹی فوت ہو گئی تھی فرمایا،

> مت گھبراؤ، فقط ایمان رکھو۔ (مرقس 5:36)

یہ کہہ کر آپ نے اُس کی بیٹی کو زندہ کر دیا۔ حضور المسیح اُن سب سے جنہیں موت کا سامنا ہے فرماتے ہیں،

> قیامت اور زندگی تو مَیں ہوں۔ جو مجھ پر ایمان رکھے وہ زندہ رہے گا۔ (انجیل منورہ، یوحنا 11:25)

اُنہیں موت سے خوفزدہ ہونے کی بالکل ضرورت نہیں۔

ایمان عظیم شاہکار فراہم کرتا ہے

جو ایمان سے زندگی گزارتا ہے وہ حق تعالیٰ کے عظیم شاہکار انجام دے سکتا ہے خواہ وہ کتنے ہی ناممکن کیوں نہ نظر آتے ہوں۔ اِس دنیا کا خالق چاہتا ہے کہ تمام انسانوں کو حضور المسیح کے وسیلے سے نجات کی خوش خبری پیش کی جائے۔ وہ چاہتا ہے کہ بیمار صحت یاب اور بھوکے سیر ہو جائیں، کہ جاہل

تعلیم حاصل کریں اور دُکھی تسلی پائیں۔ یوں ایسا اکثر ہوا ہے کہ نوجوان یاکم تعلیم یافتہ یا ضرورت مندلوگوں نے ایمان کی بنیاد پر اللہ کے جلال کے لئے بڑے بڑے کام انجام دیئے ہیں۔ مثلاً حضرت یوحنا اورحضرت پطرس مچھیرے تھے، لیکن اُن کی منادی کے وسیلے سے بیک وقت تین ہزار افراد حضور المسیح پر ایمان لائے۔

قریباً دو صدیاں پیشتر انگلستان میں ایک موچی بنام وِلیَم کیری رہتا تھا۔ اگرچہ اُس کی تعلیم کم تھی لیکن اُس کا ایمان بہت پختہ تھا۔ وہ اپنے نجات دہندے کی خدمت بڑی سرگرمی سے کیا کرتا تھا۔ جب اُسے علم ہوا کہ ہندوستان میں کروڑوں نے حضور المسیح کی خوش خبری کونہیں سنا تو اُس نے ارادہ کیا کہ مَیں خود وہاں جا کر لوگوں کو انجیل جلیل کا پیغام پہنچاؤں گا۔ اِس سلسلے میں وہ بھارت پہنچا، مقامی زبان سیکھی اور کلام اللہ کا ترجمہ بنگالی اور دیگر زبانوں میں کیا۔ کیری کا مقولہ تھا،

> خدا سے اُمید رکھو کہ وہ عظیم شاہکار وجود میں لائے گا۔
> خدا کی خاطر جد و جہد کرو تاکہ عظیم شہکار وجود میں آئیں۔

چونکہ اُس کا ایمان پختہ تھا اِس لئے وہ حق تعالیٰ کی خاطر عظیم کام انجام دے سکا۔

ایک مرتبہ امریکہ میں ایک آدمی غریب لڑکے اور لڑکیوں کے لئے سکول قائم کرنا چاہتا تھا۔ اِس کے لئے بہت پیسے کی ضرورت تھی، لیکن اُس کے پاس روپیہ نہیں تھا۔ تاہم اُس کا المسیح پر ایمان بہت تھا۔ کچھ لوگوں نے اُس سے کہا، "جو کام آپ کرنا چاہتے ہیں وہ ناممکن ہے۔" اُس مردِ ایمان نے جواب دیا،

ایمان دار کا یہی مقصد ہے کہ وہ اللّٰہ کی مدد سے ناممکن کو ممکن بنا دے۔

آخر میں اُس نے ایمان کی قدرت سے سکول قائم کیا جس سے حق تعالیٰ کا جلال ظاہر ہوا۔

عرض

کیا آپ صاحبِ ایمان ہونا چاہتے ہیں؟ حق تعالیٰ سے منت کریں، کیونکہ ایمان اُس کی بخشش ہے،[a] اور وہ مانگنے والوں کو ضرور دیتا ہے۔

[a] انجیل جلیل، افسیوں 8:2

توریت، زبور اور انجیل شریف کا مطالعہ کریں۔ جب آپ جان جائیں گے کہ حضور المسیح کس قدر بھروسے کے لائق ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے پاک روح کی معرفت آپ کو ایمان سے مالا مال کرے گا۔ پھر آپ زندگی اور موت میں ایمان کے ساتھ اپنے نجات دہندے پر پورا بھروسا رکھ سکیں گے۔